Globethics Repository

Globethics

Hidayat al-Ummah 'ala Minhaj al-Quran wa al-Sunnah (Charter of Guidance for the Muslim Umma Derived from the Qur’ an and Hadith (vol. 10)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-09-15 02:43:31
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187008

فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ الْمُقَدَّسَةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ کے آثار سے توسّل کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○

(البقرة، ۲: ۸۹)

”اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (قرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب ’قرآن‘ کے وسیلے سے) کافروں پر فتحیابی (کی دعا) مانگتے تھے، سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب ’قرآن‘ کے ساتھ) تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس (ایسے دانستہ) انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے○“

۲. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○

(النساء، ٤: ٦٤)

”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے○“

۳. وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ

وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيْقًا ○ (النساء، ٤: ٦٩)

”اور جو کوئی اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں ○“

٤. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (المائدة، ٥: ٣٥)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاجاؤ ○“

٥. وَمَا کَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا کَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ (الأنفال، ٨: ٣٣)

”ور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں ○“

٦. اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَأَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ أَبِيْ يَأْتِ بَصِيْرًا. (يوسف، ١٢: ٩٣)

”(حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا:) میرا یہ قمیض لے جاؤ، سو اِسے میرے باپ (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے چہرے پر ڈال دینا، وہ بینا ہوجائیں گے۔“

٧. فَلَمَّآ أَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ أَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا. (يوسف، ١٢: ٩٦)

”پھر جب خوش خبری سنانے والا آپہنچا اس نے وہ قمیص یعقوب (علیہ السلام) کے چہرے پر ڈال دیا تو اسی وقت ان کی بینائی لوٹ آئی۔“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر)

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢١٤، الرقم: ٦١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٥، الرقم: ٢٦٠١، وفي الدعاء، ١/٥٩٦_٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩_

مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ’’ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرداگرد برسو۔‘‘ تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبُصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيُصَلِّيَ رَکْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في دعاء الضعيف، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤، ١٠٤٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٧٩-١٧٢٨٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفي المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨-٦٦٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٦٦، وأبو يوسف في المعرفة والتاريخ، ٣/٢٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ١/٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩-

وفي رواية لأحمد: قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ.

وفي رواية: قَالَ عُثْمَانُ: فَوَاللهِ، مَا تَفَرَّقْنَا وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتَّى دَخَلَ الرَّجُلُ وَكَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَعْمَى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُصِبْتُ فِي بَصَرِي فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ: اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي سَائِلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلَى رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعِ النَّبِيَّ فِي رَدِّ بَصَرِي، وَإِنْ كَانَتْ حَاجَةٌ فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِکَ فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ.

”حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضَى. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفی ﷺ کے وسیلہ سے، اے محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی

شرائط پر صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

’’اور امام احمد کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ تب اس شخص نے فوراً ہی وہ عمل کیا اور اسی وقت صحت یاب ہو گیا۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس خدا کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اٹھے تھے اور نہ ہی اس بات کو زیادہ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی دوبارہ اس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

’’علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بصارت جواب دے گئی ہے۔ آپ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ وضو کرو اور پھر دو رکعت نماز پڑھو، پھر کہو: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ تیرے رحیم نبی ہیں ان کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب سے اپنی بینائی کی شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو مجھے شفاء عطا فرما اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت میرے بینائی کے لوٹانے میں قبول فرما۔‘‘ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تجھے پھر بھی آرام نہ آئے تو دوبارہ ایسا کرنا، تو اللہ نے اسے بینائی عطا فرما دی۔‘‘

۳. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدِيَّتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَابَتِهِمَا. وَجَاءَ بَعِيْرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۷۲، الرقم: ۱۷۵۹۵، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۱۵۴، الرقم: ۴۰۵، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ۱/۲۷۲، الرقم: ۲۷۱ والنووي في رياض الصالحين، ۱/۲۴۳، الرقم: ۲۴۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۱۴۴، ۱۴۵، الرقم: ۳۴۳۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۶۔

حَوْلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ؟ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ. قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا. فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. وَأَتَى عَلَى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ. فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ، فَوُضِعَتْ عَلَى قَبْرِهِ، فَقَالَ: عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِکَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِکَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّکَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِکَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْکَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم ؑ سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم ؑ نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/ ٤٨٩، والقاضي عياض في الشفا، ١/ ٢٢٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/ ٤٣٧،ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/ ١٥٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ١/ ١٣١، ٢/ ٢٩١، ١/ ٦، وابن تيمية في قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ٨٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/ ٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/ ١٣٠، الرقم: ٢٠٦۔

اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تجھے بھی تخلیق نہ کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٥. عَنْ مَالِکٍ الدَّارِ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رضی الله عنه. فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِکَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَکُوْا. فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهُ: ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّکُمْ مُسْقِيُّوْنَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْکَ الْکَيْسُ! عَلَيْکَ الْکَيْسُ! فَأَتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ فَبَکَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: يَارَبِّ، لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

’’حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی امت کے لئے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سے) ہلاک ہوگئی ہے۔ پھر خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی سے فرمایا: عمر کے پاس جا کر اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کئے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو: (دین کے دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں) عقلمندی اختیار کرو، عقلمندی اختیار کرو! پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ عاجز ہو جاؤں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠٢. وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم، ١/٣٧٣، والبيهقي في دلائل النبوة، ٧/٤٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٤٩، والسبكي في شفاء السقام، ١/١٣٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٤٣١، الرقم: ٢٣٥٣٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/١٦٧، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٤٨٤ وقال: رواه ابن أبي شيبة بإسناد صحيح.

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه كَانَ إِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بارش کی دعا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ فرمایا: تو ان پر بارش برسا دی جاتی۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَذَا عَمُّ نَبِيِّكَ الْعَبَّاسُ نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِهِ فَاسْقِنَا فَمَا بَرِحُوْا حَتَّى سَقَاهُمُ اللهُ قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِوَالِدِهِ يُعَظِّمُهُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ٣٤٢/١، الرقم: ٩٦٤، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: ذكر العباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما، ١٣٦٠/٣، الرقم: ٣٥٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١١٠/٧، الرقم: ٢٨٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤٩/٣، الرقم: ٢٤٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٥٢/٣، الرقم: ٦٢٢٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣٣٧/٢، الرقم: ١٤٢١۔

٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣٧٧/٣، الرقم: ٥٤٣٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٩٨/٣، وفي الجامع الصغير، ٣٠٥/١، الرقم: ٥٥٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٩٢/٢، والعسقلاني في فتح الباری، ٤٩٧/٢، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٢٧٧/٤، والسبكي في شفاء السقام، ١٢٨/١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣٤٨/٩، والمناوي في فيض القدير، ٢١٥/٥۔

وَيُفَخِّمُهُ وَيَبَرُّ قَسَمَهُ فَاقْتَدُوْا أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ ﷻ فِيْمَا نَزَلَ بِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے عام الرمادہ (قحط و ہلاکت کے سال) میں حضرت عباس بن عبد المطلب کو وسیلہ بنایا اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی۔ پھر لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس ﷺ کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس ﷺ کو بمنزل والد سمجھتے تھے) آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس ﷺ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيْهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٣،٢٦۔

”وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے صدقے بارش مانگی جاتی ہے،
تییموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔“

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی (وہ کہتے ہیں): کبھی میں شاعر کے اس قول کو یاد کرتا اور (ساتھ ساتھ) حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا درانحالیکہ آپ ﷺ بارش طلب کر رہے ہوتے، تو آپ ﷺ (منبر سے) اُترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ (وہ قول یہ ہے):

”وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے صدقے بارش مانگی جاتی ہے،
تییموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔“

”اور مذکورہ بالا شعر حضرت ابوطالب کا ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ. فَقَالَتْ: انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كِوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ. قَالَ: فَفَعَلُوْا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ. فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

”حضرت ابو جوزاء اَوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور اس سے ایک کھڑکی (سوراخ) آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ

www.MinhajBooks.com

٤: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب: ما أكرم الله تعالى نبيّه ﷺ بعد موته، ١/٥٦، الرقم: ٩٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٤/٤٠٠، الرقم: ٥٩٥٠، وابن الجوزي في الوفاء بأحوال المصطفى ﷺ، ٢/٨٠١، وتقي الدين السبكي في شفاء السقام، ١/١٢٨، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٦، وفي شرح الزرقاني، ١١/١٥٠۔

رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی یہاں تک کہ خوب سبزہ اگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہوگئے: (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہٰذا اس سال کا نام ہی 'عَامُ الْفَتْقِ' (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔" اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥. قال ابن عباس: ﴿وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ﴾ من قبل محمد ﷺ والقرآن (يستفتحون) يستنصرون بمحمد والقرآن ﴿عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ من عدوّهم أسد وغطفان ومزينة وجهينة ﴿فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا﴾ صفته ونعته في كتابهم ﴿كَفَرُوْا بِهِ﴾ جحدوا به ﴿فَلَعْنَةُ اللهِ﴾ سخط الله وعذابه ﴿عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾ على اليهود.

"حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "(یہود) حضرت محمد ﷺ اور قرآن کے نزول سے قبل اپنے دشمنوں اسد، غطفان، مزينة اور جهينة (کے قبائل) کے خلاف اللہ ﷻ سے حضور نبی اکرم ﷺ اور قرآن کے توسل سے حصولِ فتح کے لیے دعائیں کرتے تھے۔ لیکن جب وہ ہستی جس کی صفات وخصوصیات کو وہ اپنی کتابوں میں پہچان چکے تھے، تشریف لے آئی تو اس کا اِنکار کر دیا۔ پس (اس کفر کی وجہ سے) کافر یہود پر اللہ کا عذاب اور لعنت ہو۔"

٦. قال الشيخ تقي الدين السبكي: إن التوسل بالنبي ﷺ جائز في كل حال قبل خلقه وبعد خلقه في مدة حياته في الدنيا وبعد موته في مدة البرزخ وبعد البعث في عرصات القيمة والجنة وقال أيضاً طلب الاستسقاء من النبي ﷺ بعد موته في مدة البرزخ ولا مانع من ذلك فإن دعاء النبي ﷺ لربه تعالى في هذه الحالة غير ممتنع.

"شیخ تقی الدین سبکیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے توسل ہر حال میں جائز ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت سے قبل بھی اور بعد از ولادت بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری

٥: أخرجه فيروز آبادي في تنوير المقباس من تفسير ابن عباس رضي الله عنه: ١٣۔

٦: أخرجه تقي الدين السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام: ١٢٠۔

میں بھی، بعداز وصال برزخی زندگی میں بھی اور حشر کے میدان اور جنت میں بھی۔ اسی طرح مزید فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد برزخی زندگی میں آپ ﷺ سے بارش کے لیے درخواست کی جاسکتی ہے۔ اس حالت میں حضور نبی اکرم ﷺ سے دعا کرانا کوئی بعید از قیاس امر نہیں ہے۔‘‘

٧. قال الشيخ تقي الدين السبكي: يجوز ويحسن مثل هذا التوسل بمن له نسبة من النبي ﷺ كما كان عمر بن الخطاب ﷺ إذا قحط استسقى بالعباس بن عبد المطلب ﷺ ويقول: اللهم إنا كنا إذا قحطنا توسلنا إليک بنبينا فقينا وإنا نتوسل إليک بعم نبينا محمد ﷺ فاسقنا قال: فيسقون رواه البخاري من حديث أنس واستسقى به عام الرمادة فسقوا وفي ذلک يقول عباس بن عتبة بن أبي لهب:

بعمي سقى الله الحجاز وأهله عشية يستسقي بشيبته عمر

’’شیخ تقی الدین سبکیؒ بیان کرتے ہیں کہ (جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات سے توسل جائز ہے، اسی طرح) ان بزرگوں کے ذریعے بھی توسل مستحسن اور جائز ہے جن کو حضور ﷺ سے خاص نسبت ہے۔ جیسا کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر ﷺ حضرت عباس ﷺ کا توسل اختیار کرتے تھے اور کہتے تھے: اے اللہ تعالیٰ! جب ہم قحط میں مبتلا ہوتے تھے تو تیرے نبی مکرم ﷺ کو وسیلہ بناتے تھے، تو ہمیں سیراب فرما دیتا تھا، اب ہم تیرے نبی مکرم ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں۔ ہمیں سیراب فرما دے۔ تو وہ سیراب کر دئے جاتے تھے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت انس ﷺ سے مروی حدیث میں مذکور ہے کہ عام الرمادہ میں حضرت عمر فاروق ﷺ نے ایسا کیا تھا۔ اسی لیے حضرت عباس بن عتبہ بن ابی لہب نے کہا ہے: ’’میرے چچا کے طفیل اللہ تعالیٰ نے حجاز اور اہل حجاز کو اس شام سیراب کیا جب سیدنا عمر فاروق ﷺ آپ کے بڑھاپے کے طفیل سیرابی کی درخواست کر رہے تھے۔‘‘

٨. قال الشيخ تقي الدين السبكي: اعلم أنه يجوز ويحسن التوسّل

٧: أخرجه تقى الدين السبكى في شفاء السقام في زيارة خير الأنام: ١٢٨۔

٨: أخرجه تقي الدين السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام: ١١٩۔

والاستعانة والتشفع بالنبي ﷺ إلى ربّه ﷻ وجوز ذلک وحسنه من الأمور المعلومة لکل ذي دين المعروفة من فعل الأنبياء والمرسلين وسير السلف الصالحين والعلماء والعوام من المسلمين ولم ينکر أحد ذلک من أهل الأديان ولا سمع به في زمن من الأزمان.

’’شیخ تقی الدین سبکیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو وسیلہ اور آپ ﷺ کی مدد و شفاعت چاہنا جائز ہی نہیں بلکہ ایک امرِ مستحسن ہے۔ اس کا جائز اور مستحسن ہونا ہر دین دار کے لیے ایک بدیہی امر ہے جو انبیاے کرام، رسلِ عظام علیھم السلام، سلف صالحین، علماے کرام اور عام مسلمانوں سے سے ثابت ہے اور کسی مذہب والے نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی زمانہ میں ان امور کی برائی کی بات سنی گئی۔‘‘

٩. قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: إِنَّ التَّوَسُّلَ بِالْإِيْمَانِ بِنَبِيِّهِ ﷺ وَطَاعَتِهِ فَرْضٌ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ فِي كُلِّ حَالٍ، بَاطِنًا وَظَاهِرًا، فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبَعْدَ مَوْتِهِ، فِي مَشْهَدِهِ وَمَغِيْبِهِ.

’’علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی اطاعت بجا لانے کا توسل ہر ایک پر ہر حال میں باطناً اور ظاہراً، آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں اور آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد، آپ ﷺ کی موجودگی میں اور آپ ﷺ کی عدم موجودگی میں فرض ہے۔‘‘

www.MinhajBooks.com

٩: أخرجه ابن تيمية في قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ٥۔

فَصْلٌ فِي سُجُوْدُ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ تَعْظِيْمًا لَهُ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے لئے جانوروں کے سجدۂ تعظیمی کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ جَاؤُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسْنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطِشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا فَقَامُوْا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ الْكَلِبِ، وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ، فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذِهِ بَهِيْمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَكَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ؟

وفي رواية: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ.

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والدارمي في السنن، باب: ٤، ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٢٢، الرقم: ١٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٨١، الرقم: ٩١٨٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٢٠، الرقم: ١٠٥٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥، الرقم: ١٨٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/١٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، ٩، والمناوي في فيض القدير، ٥/٣٢٩۔

فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا ...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَنَحْوَهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر (وہ کھیتی باڑی کے لئے) پانی بھرا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت استعمال کرنے (یعنی پانی لانے) سے روک دیا۔ انصار صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے۔ وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کوئی کام نہیں لینے دیتا۔ ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت کے باعث سوکھ گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اُٹھو، پس سارے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے)۔ آپ ﷺ احاطہ میں داخل ہوئے تو اُونٹ جو کہ ایک کونے میں تھا، حضور نبی اکرم ﷺ اُس اُونٹ کی طرف چل پڑے۔ انصار کہنے لگے: (یا رسول اللہ!) یہ اُونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اُونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھا یہاں تک (قریب آ کر) آپ ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسبِ سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے یہ دیکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں لہٰذا اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔

''ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی فردِ بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اسے بیوی پر حاصل ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح کی حدیث دارمی اور طبرانی نے بھی روایت کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهُ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَسْجُدُ لَکَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَکَ. فَقَالَ: اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوْا أَخَاكُمْ. وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ، كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: هَذَا الْإِسْنَادُ عَلَى شَرْطِ السُّنَنِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اُونٹ آیا اور آپ ﷺ کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں جبکہ ہم آپ کو سجدہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی فردِ بشر کو حکم دیتا کہ وہ کسی اور کو سجدہ کرے تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اور اگر شوہر اسے حکم دے کہ وہ زرد پہاڑ کو سیاہ پہاڑ تک اور سیاہ پہاڑ کو سفید پہاڑ تک لے جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسا کرے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں: اس کی اسناد سنن کی شرط پر ہیں۔

۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ حَتَّى إِذَا دَفَعْنَا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ بَنِي النَّجَّارِ إِذَا فِيْهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۷۶، الرقم: ۲۴۵۱۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷: ۲۹۱، الرقم: ۱۴۴۸۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۵/۲۶۵،۲۶۶، الرقم: ۱۸۹۵ والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳: ۳۵، الرقم: ۲۹۷۷، وابن كثير في شمائل الرسول: ۳۲۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴/۳۱۰، والمناوي في فيض القدير، ۵: ۳۲۹۔

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۱۰، الرقم: ۱۴۳۷۲، وابن أبي شيبة في ـــ

أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ. قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ حَتّٰی أَتَی الْحَائِطَ. فَدَعَا الْبَعِيْرَ، فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ إِلَی الْأَرْضِ حَتّٰی بَرَکَ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتُوْا خِطَامًا. فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَی صَاحِبِهِ. قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَی النَّاسِ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْئٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر سے واپس آئے۔ راستے میں ہم بنونجار کے ایک باغ میں پہنچے تو ہمیں معلوم ہوا کہ باغ میں ایک سرکش اونٹ ہے جو باغ میں کسی کو داخل نہیں ہونے دیتا اور جو باغ میں داخل ہونا چاہے اس پر حملہ کر دیتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے اس بات کا ذکر حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور باغ میں داخل ہو گئے۔ آپ ﷺ نے اونٹ کو بلایا تو وہ اپنی گردن کو زمین کے ساتھ گھسیٹتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی لگام لاؤ۔ آپ ﷺ نے اسے لگام دی اور اسے اس کے مالک کے سپرد کر دیا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک زمین و آسمان میں سوائے سرکش جنوں اور انسانوں کے کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ تسلیم نہ کرتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ کَانَ لَهُ فَحْلَانِ، فَاغْتَلَمَا. فَأَدْخَلَهُمَا حَائِطًا فَسَدَّ عَلَيْهِمَا الْبَابَ ثُمَّ جَاءَ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ لَهُ،

المصنف، ٦/٣١٥، الرقم: ٣١٧١٩، وعبد ابن حميد في المسند، ١/٣٣٧، الرقم: ١١٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٧، والتميمي في الثقات، ٤/٢٢٣، الرقم: ٢٦١٥۔

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٥٦، الرقم: ١٢٠٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥، ٢٦٦، الرقم: ١٨٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، والمناوي في فيض القدير، ٥: ٣٢٩۔

وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي جِئْتُ فِي حَاجَةٍ، وَأَنَّ فَحْلَيْنِ لِي اغْتَلَمَا وَأَنِّي أَدْخَلْتُهُمَا حَائِطًا وَسَدَدْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا، فَأُحِبُّ أَنْ تَدْعُوَ لِي أَنْ يُسَخِّرَهُمَا اللهُ لِي. فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا مَعَنَا. فَذَهَبَ حَتَّى أَتَى الْبَابَ فَقَالَ: افْتَحْ. فَأَشْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ. فَفَتَحَ الْبَابَ، فَإِذَا أَحَدُ الْفَحْلَيْنِ قَرِيْبٌ مِنَ الْبَابِ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ لَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتِنِي بِشَيْءٍ أَشُدُّ بِهِ رَأْسَهُ وَأُمَكِّنُكَ مِنْهُ. فَجَاءَ بِخِطَامٍ فَشَدَّ بِهِ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، ثُمَّ مَشَى إِلَى أَقْصَى الْحَائِطِ إِلَى الْفَحْلِ الْآخَرِ. فَلَمَّا رَآهُ وَقَعَ لَهُ سَاجِدًا، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: ائْتِنِي بِشَيْءٍ أَشُدُّ بِهِ رَأْسَهُ. فَشَدَّ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّهُمَا لَا يَعْصِيَانِكَ. فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ ذَلِكَ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَيْنِ فَحْلَيْنِ لَا يَعْقِلَانِ سَجَدَا لَكَ. أَفَلَا نَسْجُدُ لَكَ؟ قَالَ: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ. وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کے پاس دو اونٹ تھے وہ دونوں سرکش ہو گئے۔ اس نے ان دونوں کو ایک باغ کے اندر قید کر دیا اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ اس کے لیے دعا فرمائیں۔ (وہ جب حاضر ہوا تو) حضور نبی اکرم ﷺ انصار کے ایک گروہ میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس ایک حاجت لے کر حاضر ہوا ہوں۔ میرے دو اُونٹ ہیں جو سرکش ہو گئے ہیں۔ میں نے انہیں باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرا فرماں بردار بنا دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اُٹھو، میرے ساتھ آؤ۔ پس آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ اس باغ کے دروازے پر تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھولو۔ اس شخص کو آپ ﷺ کے حوالے سے خدشہ تھا (کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جانور حضور نبی اکرم ﷺ پر حملہ کر دیں)۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: دروازہ کھولو۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔ دونوں

اُونٹوں میں سے ایک دروازہ کے قریب ہی کھڑا تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو فوراً آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس کے ساتھ باندھ کر میں اسے تمہارے حوالے کر دوں۔ وہ صحابی ایک نکیل لے آیا تو آپ ﷺ نے اس سے اسے باندھ دیا اور اسے صحابی کے حوالے کر دیا۔ پھر آپ ﷺ باغ کے دوسرے حصے کی طرف چلے جہاں دوسرا اُونٹ تھا۔ اس نے بھی جب آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس صحابی سے کہا: مجھے کوئی چیز لا دو جس سے میں اس کا سر باندھ دوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا سر باندھ کر اسے صحابی کے حوالے کر دیا اور فرمایا: جاؤ اب یہ تمہاری نافرمانی نہیں کریں گے۔ جب صحابہ کرام نے یہ سارا واقعہ دیکھا تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ اونٹ جو کہ بے عقل ہیں آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی انسان کو یہ حکم نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے۔ اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه أَنَّ نَاضِحًا لِبَعْضِ بَنِي سَلَمَةَ اغْتَلَمَ. فَصَالَ عَلَيْهِمْ وَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ حَتَّى عَطَشَتْ نَخْلَةٌ. فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاشْتَكَى ذَلِكَ إِلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْطَلِقْ. وَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُ. فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ النَّخْلِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا تَدْخُلْ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْکَ مِنْهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ادْخُلُوْا فَلَا بَأْسَ عَلَيْكُمْ. فَلَمَّا رَآهُ الْجَمَلُ، أَقْبَلَ يَمْشِي وَاضِعًا رَأْسَهُ حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَجَدَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتُوْا جَمَلَكُمْ فَاخْطِمُوْهُ وَارْتَحِلُوْهُ. فَأَتَوْهُ فَخَطَمُوْهُ وَارْتَحَلُوْهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی سَلَمَہ کے کسی شخص کا اُونٹ مستی میں آ گیا۔

٥: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥،٢٦٦، الرقم: ١٨٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، والمناوي في فيض القدير، ٥: ٣٢٩۔

وہ لوگوں پر حملہ آور ہونے لگا۔ اُن کے کام سے رُک گیا یہاں تک کہ کھجور کے درخت (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) خشک ہونے لگے۔ اس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس امر کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو چلیں۔ اور آپ ﷺ خود بھی اس کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جب بابِ نخل تک پہنچ گئے تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اندر داخل نہ ہوں کیونکہ مجھے اس سے آپ کے حوالے سے خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ اور فکر نہ کرو۔ جب اونٹ کی نظر آپ ﷺ پر پڑی تو سر جھکائے ہوئے چل کر آپ ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا، پھر سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے اونٹ کے پاس آؤ، اسے نکیل ڈالو اور اس پر کجاوہ رکھو۔ چنانچہ لوگوں نے آ کر اسے نکیل ڈالی اور اس پر کجاوہ رکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے ’’دلائل النبوۃ‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ قُعُوْدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ آتٍ. قَالَ: إِنَّ نَاضِحَ آلِ فُلَانٍ قَدْ أَبِقَ عَلَيْهِمْ. قَالَ: فَنَهَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَهَضْنَا مَعَهُ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا تَقْرُبْهُ، فَإِنَّا نَخَافُهُ عَلَيْكَ. فَدَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَعِيْرِ. فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ سَجَدَ. ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْبَعِيْرِ فَقَالَ: هَاتُوْا السِّفَارَ. قَالَ: فَجِيْءَ بِالسِّفَارِ فَوَضَعَهُ فِي رَأْسِهِ. وَقَالَ: ادْعُوْا لِي صَاحِبَ الْبَعِيْرِ. قَالَ: فَدُعِيَ لَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَكَ الْبَعِيْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَحْسِنْ عَلَفَهُ وَلَا تَشُقَّ عَلَيْهِ فِي الْعَمَلِ. قَالَ: أَفْعَلُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی اَوفی بیان کرتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی آنے والا آیا۔ اس نے کہا کہ فلاں گھرانے کا اونٹ بھاگ گیا ہے۔ آپ ﷺ اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے قریب نہ جایئے۔ ہمیں خطرہ ہے کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔ مگر آپ ﷺ اونٹ کے قریب چلے گئے۔ جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو سجدہ ریز ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: مہار لے

٦: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ٢٩۔

آؤ۔ مہار لائی گئی تو آپ ﷺ نے وہ اس کے منہ میں ڈال دی۔ پھر فرمایا کہ اونٹ کے مالک کو بلا لو۔ جب مالک کو بلایا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اونٹ تمہارا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اسے عمدہ چارہ دو اور اس سے زیادہ مشقت والا کام نہ لو۔ اس نے عرض کیا: (ہاں) میں ایسا ہی کروں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے ’’دلائل النبوۃ‘‘ میں روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رضی الله عنه قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَيْنَ نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ وَوَضَعَ جِرَانَهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيْرِ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: بِعْنِيْهِ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ. فَقَالَ: لَا، بِعْنِيْهِ. قَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ، وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَا إِذْ ذَکَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَکَا کَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ. فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَکَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَکَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا عزوجل أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا، بِهِ جِنَّةٌ. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهِ فَقَالَ: اخْرُجْ إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذَلِکَ الْمَاءِ فَأَتَتْهُ الْمَرْأَةُ بِجُزُرٍ وَلَبَنٍ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَرُدَّ الْجُزُرَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَشَرِبُوْا مِنَ اللَّبَنِ. فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

:۷ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٠، ١٧٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٥٨، الرقم: ١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١: ١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، الرقم: ٣٤٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥، وابن عساكر في تاريخ مدينه دمشق، ٤: ٣٦٩۔

’’حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم (ایک سفر میں) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے تو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین اُمور (معجزات) دیکھے۔ ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی رکھا جا رہا تھا۔ اس اونٹ نے جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو وہ بلبلانے لگا اور اپنی گردن (از راہِ تعظیم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جھکا دی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اس کا مالک حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: یہ اونٹ مجھے بیچتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں، حضور، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ اسے مجھے بیچ دو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اور بے شک یہ ایسے گھرانے کی ملکیت ہے کہ جن کا ذریعہ معاش اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب تمہارے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ اس اونٹ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اس نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں محوِ استراحت ہو گئے۔ اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ فگن ہو گیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اس نے اسے اجازت دے دی۔ پھر ہم وہاں سے آگے چلے اور ہمارا گزر پانی پر سے ہوا۔ وہاں ایک عورت تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جسے جن چمٹے ہوئے تھے۔ وہ اسے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکے کی ناک کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: نکل جاؤ میں محمد، اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم آگے بڑھے۔ جب ہم اپنے سفر سے واپس لوٹے تو ہم دوبارہ اسی پانی کے پاس سے گزرے۔ پس وہی عورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھنا ہوا گوشت اور دودھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھنا ہوا گوشت واپس کر دیا اور اپنے صحابہ کو ارشاد فرمایا تو انہوں نے دودھ میں سے کچھ پی لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بچے کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اس کے بعد ہم نے اس میں کبھی اس بیماری کا شائبہ تک نہیں پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ بَعِيرًا لَنَا قَطَّ فِي حَائِطٍ. فَجَاءَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: تَعَالَ. فَجَاءَ مُطَأْطِئًا رَأْسَهُ حَتَّى خَطَمَهُ وَأَعْطَاهُ أَصْحَابَهُ. فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّکَ نَبِيٌّ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي نَبِيٌّ إِلَّا كَفَرَةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا ایک اونٹ ہے جو سرکش ہو گیا ہے اور باغ میں موجود ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس اُونٹ کے پاس آئے اور اس سے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ وہ اطاعت گزاری سے اپنا سر جھکاتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اسے لگام دے دی اور اسے اس کے مالکوں کے سپرد کر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسے لگتا ہے جیسے وہ جانتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو جہانوں میں سوائے نافرمان جنات اور انسانوں کے ہر کوئی جانتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَکَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ. وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْمَقْدِسِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ.

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۱۵۵، الرقم: ۱۲۷۴۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۴، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱: ۱۲۹، الرقم: ۱۳۹۔

۹: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ۲/۳۷۹، الرقم: ۲۷۶، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۶/۱۳۰، الرقم: ۲۱۲۹، و في ۶/۱۳۱، الرقم: ۲۱۳۰۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور چند دیگر انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے اور اگر ایک دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور مقدسی نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی امام مقدسی کے ہیں۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الثَّالِثُ:

اِتِّبَاعُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿اِتباعِ رسول ﷺ﴾

١. فَصْلٌ فِي فَضْلِ اِتِّبَاعِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع کی اہمیت و فضیلت کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي أَنَّ طَاعَةَ الرَّسُوْلِ ﷺ هِيَ طَاعَةُ اللهِ ﷻ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اِطاعت ہی اللہ کی اِطاعت ہے﴾

٣. فَصْلٌ فِي أَنَّ التَّمَسُّکَ بِالسُّنَّةِ هِيَ طَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مبارکہ کو مضبوطی سے تھامنا ہی اِطاعت رسول ﷺ ہے﴾

٤. فَصْلٌ فِي کَيْفِيَّاتِ الصَّحَابَةِ فِي اِتِّبَاعِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿اِطاعتِ رسول ﷺ میں صحابہ کے بعض ایمان افروز واقعات﴾

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي فَضْلِ اتِّبَاعِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع کی اہمیت وفضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَيْهِ. (البقرة، ٢: ١٤٣)

”اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔“

٢. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo (آل عمران، ٣: ٣١)

”(اے حبیب!) آپ فرما دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہےo“

٣. رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَo

(آل عمران، ٣: ٥٣)

”اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے اس رسول کی اتباع کی سو ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لےo“

٤. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًاo (النساء، ٤: ٥٩)

’’اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لئے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہےo‘‘

.٥ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًاo

(النّساء، ٤: ٦٤)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتےo‘‘

.٦ وَ اَطِيْعُوا اللهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُo

(المائدة، ٥: ٩٢)

’’اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (خدا و رسول ﷺ کی مخالفت سے) بچتے رہو، پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف (احکام کا) واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے (اور وہ یہ فریضہ ادا فرما چکے ہیں)o‘‘

.٧ فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَo

(الأعراف، ٧: ١٥٨)

’’سو تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو (شانِ اُمیّت کا حامل) نبی ہے (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انہی کی پیروی کرو تاکہ تم

ہدایت پا سکو o‘‘

۸. وَاَطِيْعُوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَo (الأنفال، ۸: ۱)

’’اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو اگر تم ایمان والے ہو o‘‘

۹. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ.

(الأنفال، ۸: ۲۴)

’’اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو۔‘‘

۱۰. يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَo (الأنفال، ۸: ۶۴)

’’اے نبی (معظّم!) آپ کے لیے اللہ کافی ہے اور وہ مسلمان جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی o‘‘

۱۱. لَقَدْ تَّابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (التوبة، ۹: ۱۱۷)

’’یقینًا اللہ نے نبی (معظم ﷺ) پر رحمت سے توجہ فرمائی اور ان مہاجرین اور انصار پر (بھی) جنہوں نے (غزوۂ تبوک کی) مشکل گھڑی میں (بھی) آپ (ﷺ) کی پیروی کی اس (صورتِ حال) کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جاتے، پھر وہ ان پر لطف و رحمت سے متوجہ ہوا، بے شک وہ ان پر نہایت شفیق، نہایت مہربان ہے o‘‘

۱۲. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَo

(النور، ۲۴: ۵۶)

’’اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول

(ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o‘‘

۱۳. وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَo (الشعراء، ۲۶: ۲۱۵)

’’اور آپ اپنا بازوئے (رحمت و شفقت) ان مومنوں کے لیے بچھا دیجئے جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اِقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَعُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام عند الإقامة، ۱/۲۲۸، الرقم: ۶۱۱، وفي باب: لا يسعى إلى الصلاة مستعجلاً، وليُقم بِالسكينة والوقارِ، ۱/۲۲۸، الرقم: ۶۱۲، وفي كتاب: الجمعة، باب: المشّي إِلى الجُمُعَةِ، ۱/۳۰۸، الرقم: ۸۶۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد، باب: متى يقوم الناس للصلاة، ۱/۴۲۲، الرقم: ۶۰۴-۶۰۶، والترمذي في السنن، كتاب: الوتر، باب: ما جاء في الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، ۲/۳۹۴، الرقم: ۵۱۷، وفي كتاب: العيدين، باب: كراهية أن يَنْتَظِر النَّاسُ الإِمامَ وهم قيامٌ، عند افْتِتاح الصَّلاَةِ، ۲/۴۸۷، الرقم: ۵۹۲، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الصلاة تقام ولم يأت الإمام ينتظرونه قعوداً، ۱/۱۴۸، الرقم: ۵۳۹، والنسائي في السنن، كتاب: الأذان، باب: إقامة المؤذن عند خروج الإمام، ۲/۳۱، الرقم: ۶۸۷۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء سنن رسول الله ﷺ، ۶/۲۶۵۸، الرقم: ۶۸۵۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: فرض —

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں، کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے باعث ہی ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو، اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو حسبِ استطاعت اس کی تعمیل کرو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ، إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ. وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوْا، فَانْطَلَقُوْا عَلَى مَهَلِهِمْ، فَنَجَوْا. وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ. وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي

.... الحج مرة في العمر، ۲/۹۷۵، الرقم: ۱۳۳۷، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: وجوب الحج، ۵/۱۱۰، الرقم: ۲۶۱۹، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة رسول الله ﷺ، ۱/۳، الرقم: ۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۲۸، الرقم: ۹۵۱۹، وابن خزيمة في الصحيح، ۴/۱۲۹، الرقم: ۲۵۰۸، وابن حبان في الصحيح، ۱/۱۹۹، الرقم: ۱۹، والسيوطي في أسباب ورود الحديث، ۱/۱۳۵، الرقم: ۹۲۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ۶/۲۶۵۶، الرقم: ۶۸۵۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: شفقته ﷺ على أمته ومبالغة في تحذيرهم مما يضرهم، ۴/۱۷۸۸، الرقم: ۲۲۸۳، وابن حبان في الصحيح، ۱/۱۷۶، الرقم: ۳، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۲۹۴، الرقم: ۷۳۱۰، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۱/۷۸، الرقم: ۸۶، والرامهرمزي في أمثال الحديث، ۱/۲۳، الرقم: ۱۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۵۵۹۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وَكَذَّبَ مَا جِئتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

”حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری اور اس (دینِ حق) کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا: اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنی حفاظت کا سامان کر لو چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی، راتوں رات نکل کر اپنی پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے مقامات پر ہی (بے فکری سے پڑے) رہے۔ منہ اندھیرے ایک لشکر نے ان پر حملہ کر دیا انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ سو یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو (دینِ حق) میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور اس شخص کی مثال جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ: إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے سونے

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بأفعال النّبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٦/٢٦٦١، الرقم: ٦٨٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريك خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، ٣/١٦٥٥، الرقم: ٢٠٩١، والترمذي في السنن، كتاب: اللباس، باب: ما جاء في لبس الخاتم في اليمين، وقال: حديث بن عمر حديث حسن صحيح، ٤/٢٢٧، الرقم: ١٧٤١، وأبو داود في السنن، كتاب: الخاتم، باب: ما جاء في اتخاذ الخاتم، ٤/٨٨، الرقم: ٤٢١٨، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: طرح الخاتم وترك لبسه، ٨/١٩٥، الرقم: ٥٢٩٠، ٥٢٩٢، ومالك في الموطأ، ٢/٩٣٦، الرقم: ١٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٠، الرقم: ٥٢٤٩۔

کی انگوٹھی بنوائی تھی پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔‘‘ اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ. فَنَظَرَ إِلَى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ،

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦١، الرقم: ٨٧١٣، وابن حبان في الصحيح، ١/١٩٦، الرقم: ١٧، والحاكم في المستدرك، ١/١٢٢، الرقم: ١٨٢، ٤/٢٧٥، الرقم: ٨٦٢٦، وقال: صحيح الإسناد، والهيثمي نحوه عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ في موارد الظمآن، ١/٥٧٣، الرقم: ٢٣٠٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٤/٤٠٤، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/١٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٢۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه وهل يعرض على الصبي الإسلام، ١/٤٥٥، الرقم: ١٢٩٠، وأبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في عيادة الذمي، ٣/١٨٥، الرقم: ٣٠٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨٠، الرقم: ١٤٠٠٩، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٨٥، الرقم: ٥٢٤، وأبو يعلى في المسند، ٦/٩٣، الرقم: ٣٣٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٨٣، الرقم: ٦٣٨٩۔

فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کرلو۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس بیٹھا تھا تو اس نے کہا: ابو القاسم ﷺ کی اطاعت کرو۔ وہ مسلمان ہوگیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچالیا۔‘‘

اسے امام بخاری، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ وَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ، فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، خُذْ خَاتَمَکَ، انْتَفِعْ بِهِ. قَالَ: وَاللهِ، لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ ﷺ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں لینے کا قصد کرتا ہے! رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: جاؤ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور (اسے فروخت کر کے ہی) نفع حاصل کرلو، اس نے کہا: خدا کی قسم! جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو اس کو میں کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔‘‘

۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، ۳/۱۶۵۵، الرقم: ۲۰۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱/۱۹۲، الرقم: ۱۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۲۴، الرقم: ۴۰۱۴، وفي شعب الإيمان، ۵/۱۹۵، الرقم: ۶۳۳۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۴۱۴، الرقم: ۱۲۱۷۵، وأبو عوانة في المسند، ۵/۲۵۱، الرقم: ۸۶۱۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۷۳، الرقم: ۳۱۲۹۔

اسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَکُوْنُ فِي الْبَيْتِ، فَأَذْکُرُکَ، فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَکَ، فَأَنْظُرُ إِلَيْکَ، وَإِذَا ذَکَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَکَ عَرَفْتُ أَنَّکَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاکَ، فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا، حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُوْلٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ……﴾ [النساء، ٤: ٦٩] فَدَعَا بِهِ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان، اہل و عیال اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ افروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کے جواب میں سکوت فرمایا: یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس آیت مبارکہ کو لے کر نازل ہوئے ﴿اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے﴾۔ پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔''

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٥٢، الرقم: ٤٧٧، وفي المعجم الصغير، ١/٥٣، الرقم: ٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٤٠، ٨/١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٧، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/١٨٢۔

اسے امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَوَلَدِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَلَوْلَا إِنِّي آتِيْکَ فَأَرَاکَ لَخَشِيْتُ أَنِّي سَأَمُوْتُ وَبَکَی الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَبْکَاکَ؟ قَالَ: ذَکَرْتُ أَنَّکَ سَتَمُوْتُ وَنَمُوْتُ، فَتُرْفَعُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَنَحْنُ إِنْ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ کُنَّا دُوْنَکَ. فَلَمْ يُخْبِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ عَلَی رَسُوْلِهِ ﷺ ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ...... الخ﴾ [النساء، ٤: ٦٩-٧٠] فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَبْشِرْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ مَنْصُوْرٍ.

’’حضرت عطاء بن سائب، حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان، اولاد، اہل و عیال اور مال سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور جب تک میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں تو یوں محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنی جان سے گزر جاؤں گا، اور (یہ بیان کرتے ہوئے) وہ انصاری صحابی زار و قطار رو پڑے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نالۂ غم کس لئے ہے؟ تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! جب میں خیال کرتا ہوں کہ آپ وصال فرمائیں گے اور ہم بھی مرجائیں گے تو آپ انبیاء کرام کے ساتھ بلند درجات پر فائز ہوں گے، اور جب ہم جنت میں جائیں گے تو آپ سے نچلے درجات میں ہوں گے، (تو وہاں کیونکر شرفِ دیدار سے مفید ہوں گے) آپ ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ سو اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ پر (یہ آیت مبارکہ) نازل فرمائی: ﴿اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر

٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١٣١/٢، الرقم: ١٣٨٠، وابن منصور في السنن، ١٣٠٧/٤، الرقم: ٦٦١، والهناد في الزهد، ١١٨/١، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٣٣٥/١، والسيوطي في الدر المنثور، ١٨٢/٢۔

اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں○ یہ فضل (خاص) اللہ کی طرف سے ہے، اور اللہ جاننے والا کافی ہے○﴾‘‘ اس پر آپ ﷺ نے (اس صحابی کو بلایا اور) فرمایا: اے فلاں! تجھے (میری ابدی رفاقت کی) خوش خبری مبارک ہو۔‘‘

اسے امام بیہقی اور ابن منصور نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنْ أُمَیَّةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: یَا ابْنَ أَخِي، إِنَّ اللهَ ﷻ بَعَثَ إِلَیْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَیْئًا وَإِنَّمَا نَفْعَلُ کَمَا رَأَیْنَا مُحَمَّدًا ﷺ یَفْعَلُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَمَالِکٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: صَحِیْحُ الإِسْنَادِ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت اُمّیہ بن عبد اللہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم قرآن میں نماز حضر اور نماز خوف کے احکام تو پاتے ہیں لیکن نماز قصر ہم قرآن میں نہیں پاتے تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کو (ہادی بنا کر) مبعوث فرمایا اور ہم کچھ بھی تو نہ جانتے تھے، ہم تو صرف وہی کرتے ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کو عمل کرتے دیکھا ہے۔‘‘

اسے امام نسائی، ابن ماجہ اور مالک نے روایت کیا ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم نے

۱: أخرجه النسائي في السنن، کتاب: تقصیر الصلاة في السفر، باب: تقصیر الصلاة في السفر، ۳/۱۱۷، الرقم: ۱۴۳۴، وابن ماجه في السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فیها، باب: تقصیر الصلاة في السفر، ۱/۳۳۹، الرقم: ۱۰۶۶، ومالك في الموطأ، ۱/۱۴۵، الرقم: ۳۳۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۶۵، ۹۴، الرقم: ۵۳۳۳، ۵۸۶۳، وابن حبان في الصحیح، ۴/۳۰۱، الرقم: ۱۴۵۱، وابن خزیمة في الصحیح، ۲/۷۲، الرقم: ۹۴۶، والحاکم في المستدرك، ۱/۳۸۸، الرقم: ۹۴۶۔

فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ رَاحَ رُحْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَى الإِمَامُ فَصَلَّى مَعَهُ الْأُوْلَى وَالْعَصْرَ، ثُمَّ وَقَفَ مَعَهُ وَأَنَا وَ أَصْحَابٌ لِي حَتَّى أَفَاضَ الإِمَامُ فَأَفَضْنَا مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْمَضِيْقِ دُوْنَ الْمَأْزِمَيْنِ، فَأَنَاخَ وَأَنَخْنَا، وَنَحْنُ نَحْسَبُ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ غُلَامُهُ الَّذِي يُمْسِكُ رَاحِلَتَهُ: إِنَّهُ لَيْسَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا انْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَكَانِ قَضَى حَاجَتَهُ فَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں میدانِ عرفات میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ جب کسی عمل کا وقت ہوتا، وہ جو کرتے میں بھی ان کے ساتھ وہی کرتا، حتی کہ امام آ گیا تو انہوں نے نمازِ ظہر و عصر اس کے ساتھ پڑھی، پھر انہوں نے، میں نے اور میرے ساتھیوں نے وقوف کیا۔ یہاں تک کہ امام عرفات سے لوٹا تو ہم بھی لوٹے جب ’’مازمین‘‘ (ایک جگہ کا نام) کے قریب ایک گھاٹی میں پہنچے تو انہوں نے اپنی سواری کے اُونٹ کو بٹھایا۔ ہم نے بھی اپنے اُونٹ بٹھا دیئے۔ ہمارا خیال تھا کہ آپ نماز پڑھنا چاہتے ہیں، تو ان کے غلام نے جو ان کی سواری پکڑا کرتا تھا، بتایا کہ آپ (اس جگہ) نماز نہیں پڑھنا چاہتے بلکہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ پہنچے تھے تو آپ ﷺ نے یہاں اپنا کوئی معاملہ انجام دیا تھا تو (اسی وجہ سے اتباعِ رسول ﷺ میں) آپ رضی اللہ عنہ بھی پسند کرتے ہیں کہ یہاں اپنا کوئی معاملہ انجام دیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث میں حجت ہیں۔

٣. قال سَهْل بن عبد الله: لا مُعين إلا الله، ولا دَليلَ إلّا رسول الله، ولا زاد

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند ٢/١٣١، الرقم: ٦١٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٣، الرقم: ٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٤، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٦۔

٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢١١۔

إلا التَّقوى، ولا عَمَل إلا الصَّبر.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد گار نہیں، رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی راہنما نہیں، تقویٰ کے علاوہ کوئی زادِ راہ نہیں اور صبر کے سوا کوئی عمل نہیں۔‘‘

٤. قال أبو الحسين الوراق: الصدق استقامة الطريق في الدين، واتباع السنة في الشرع.

’’ابو الحسین وراق رَحِمَهُ الله نے فرمایا: صدق، دین کے راستے میں استقامت اور شریعت میں اتباعِ سنت کا نام ہے۔‘‘

٥. قال الحارثُ المحاسبي رَحِمَهُ الله: من صَحَّحَ باطِنَه بالمُراقَبةِ والإخْلاصِ، زَيَّنَ اللهُ ظاهِرَه بالمجاهَدَةِ واتِّباعِ السُّنَّةِ.

’’حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس شخص نے اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص کے ساتھ درست کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ اور اتباعِ سنت کے ساتھ مزین کر دے گا۔‘‘

٦. قال الإمام القسطلاني: رأس الأدب معه ﷺ كمال التسليم له والانقياد لأمره، وتلقي خبره بالقبول والتصديق دون أن يحمله معارضة خيال باطل يسميه صاحبه معقولاً، أو يسميه شبهة، أو شكاً، أو يقدم عليه آراء الرجال وزبالات أذهانهم، فيوحد التحكيم والتسليم والانقياد والإذعان، كما وحد المرسل بالعبادة والخضوع والذل والإنابة والتوكل.

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ آداب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے حکم کو کامل طور پر تسلیم کیا جائے اور اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا جائے اور آپ ﷺ

٤: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٩٩

٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٠

٦: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهِب اللّدنّيّة بِالُمنحِ الُمحمّديّة، ٢/ ٤٥٩۔

کی خبر کو قبول کیا جائے اور اس کی تصدیق کی جائے اور کوئی خیال فاسد جسے لوگ معقول کہتے ہیں اس کو اہمیت نہ دی جائے۔ اسی طرح جسے شبہ یا شک کہا جاتا ہے اسے بھی جگہ نہ دی جائے۔ آپ ﷺ کے حکم یا خبر سے لوگوں کی آراء اور ان کی ذہنی اختراعات کو مقدم نہ کیا جائے بلکہ صرف آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی جائے اور اس کے سامنے سر جھکایا جائے۔ گویا اس سلسلے میں آپ ﷺ کو واحد و یکتا سمجھا جائے جس طرح عبادت، خضوع، رجوع اور توکل صرف (آپ ﷺ کو) بھیجنے والی ذات اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔"

۷. قال الإمام القسطلاني: لمحبة الرسول ﷺ علامات: أعظمها الاقتداء به، واستعمال سنته، وسلوک طريقته، والاهتداء بهديه وسيرته، والوقوف مع ما حدَّ لنا من شريعته. قال الله تعالى: ﴿قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ﴾ [آل عمران، ۳: ۳۱] **فجعل تعالى متابعة الرسول ﷺ آية محبة العبد ربه، وجعل جزاء العبد على حسن متابعة الرسول محبة الله تعالى إياه.**

"امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کی کچھ علامات ہیں۔ سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی اقتدا اصل میں آپ کی سنت کو اپنانا، آپ ﷺ کے راستے پر چلنا، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے رہنمائی لینا اور آپ ﷺ کی شریعت کی حدود پر ٹھہر جانا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا﴾۔ پس اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی اتباع کو بندے کی اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت قرار دیا اور رسول اکرم ﷺ کی اچھی طرح اتباع کی جزاء بندے کے لئے اپنی محبت کو قرار دیا۔"

۷: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ۲/ ۴۹۱۔

فَصْلٌ فِي أَنَّ طَاعَةَ الرَّسُوْلِ ﷺ هِيَ طَاعَةُ اللهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اِطاعت ہی اللہ کی اِطاعت ہے﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًاo (النساء، ٤: ٥٩)

’’اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اوراپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لئے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہےo‘‘

٢. مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًاo (النساء، ٤: ٨٠)

’’جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجاo‘‘

٣. قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَ الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَo

(آل عمران، ٣: ٢٢)

’’آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتاo‘‘

٤. وَاَطِيْعُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَo (آل عمران، ٣: ١٣٢)

’’اور اللہ کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائےo‘‘

٥. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًاo (النساء، ٤: ٦١)

’’اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کی طرف اور رسول (ﷺ) کی طرف آ جاؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ (کی طرف رجوع کرنے) سے گریزاں رہتے ہیںo‘‘

٦. وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ. (النساء، ٤: ٦٤)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔‘‘

٧. وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ج وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاo (النساء، ٤: ٦٩)

’’اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیںo‘‘

٨. وَاَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُo (المائدہ، ٥: ٩٢)

’’اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت سے) بچتے رہو، پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول (ﷺ) پر صرف (احکام کا) واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے (اور وہ یہ فریضہ ادا فرما چکے ہیں)o‘‘

٩. قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ط وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُo

(النور، ٢٤: ٥٤)

’’فرما دیجیے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (ﷺ) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (ﷺ) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہےo‘‘

۱۰. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْo

(محمد، ٤٧: ٣٣)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کیا کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو اور اپنے اعمال برباد مت کروo‘‘

۱۱. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo

(الفتح، ٤٨: ١٠)

’’(اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: قول الله تعالى: أَطِيْعُوا اللهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَ أُوْلِى الْأَمْرِ مِنْكُمْ: [النساء، ٤: ٥٩]، ٦/٢٦١١، الرقم: ٦٧١٨، وفي كتاب: الجهاد، باب: يقاتل مِن وراء الإمام ويُتّقى به، ٣/١٠٨٠، الرقم: ٢٧٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: وجوب طاعة الأمراء معصية وتحريمها في المعصعية، ٣/١٤٦٦، الرقم: ١٨٣٥، والنسائي في السنن، كتاب: البيعة، باب: الترغيب في طاعة ــــ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی سو اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَهُوَ نَائِمٌ...... فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا، فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا، فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوئے ہوئے تھے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: حقیقی گھر جنت ہی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حق کی طرف) بلانے والے ہیں۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

--------- الإمام، ۷/۱۵٤، الرقم: ٤۱۹۳، ۵۵۱۰، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱/٤، الرقم: ۳، وفي كتاب: الجهاد، باب: طاعة الإمام، الرقم: ۲۸۵۹، ۲۸۵۹، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/٤٦، الرقم: ۱۵۹۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/٤۲۰، الرقم: ٤۵۵٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۵۲، الرقم: ۷٤۲۸۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بِسُنَنِ رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٦/۲٦۵۵، الرقم: ٦۸۵۲، والسيوطي في مفتاح الجنة، ۱/۱۸۔

۳: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۱۳۱، الرقم: ٤٦۱۷، والجرجاني في الكامل في ضعفاء الرجال، ۷/۲۳۳، الرقم: ۲۱۳۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤۲/۳۰۷۔

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی اور جس نے علی کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔‘‘ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کے اسناد صحیح ہیں۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ قَالُوْا: بَلَى، نَشْهَدُ أَنَّهُ مَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَأَنَّ مِنْ طَاعَةِ اللهِ طَاعَتَكَ، قَالَ: فَإِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللهِ أَنْ تُطِيْعُوْنِي، وَإِنَّ مِنْ طَاعَتِي أَنْ تُطِيْعُوْا أَئِمَّتَكُمْ، أَطِيْعُوْا أَئِمَّتَكُمْ، فَإِنْ صَلُّوْا قُعُوْدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دن صحابہ کے ایک گروہ کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے، پس حضور نبی اکرم ﷺ ان کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہاری طرف مبعوث کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جس شخص نے آپ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور بے شک آپ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سے یہ بھی ہے کہ تم میری اطاعت کرو، اور میری اطاعت میں سے یہ ہے کہ تم اپنے ائمہ کی اطاعت کرو۔ اپنے ائمہ کی اطاعت کرو پس اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو تم بھی بیٹھ کر ادا کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٩، وأبو يعلى في المسند، ٩/٣٤٠، الرقم: ٥٤٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٧٠، الرقم: ٢١٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٢١، الرقم: ١٣٢٣٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٠٨، الرقم: ٣٦٤۔

٥. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ، إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ. وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوْا، فَانْطَلَقُوْا عَلَى مَهَلِهِمْ، فَنَجَوْا. وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ. وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری اور اس (دین حق) کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا: اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنی حفاظت کا سامان کرلو چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی، راتوں رات نکل کر اپنی پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے مقامات پر ہی (بے فکری سے پڑے) رہے۔ منہ اندھیرے ایک لشکر نے ان پر حملہ کر دیا انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ سو یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو (دین حق) میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور اس شخص کی مثال جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ آتِكُمْ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ٦/٢٦٥٦، الرقم: ٦٨٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: شفقته صلى الله عليه وآله وسلم على أمته ومبالغة في تحذيرهم مما يضرهم، ٤/١٧٨٨، الرقم: ٢٢٨٣، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٦، الرقم:٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٩٤، الرقم: ٧٣١٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/٧٨، الرقم: ٨٦، والرامهرمزي في أمثال الحديث، ١/٢٣، الرقم: ١٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٥٥٩۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، —

ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ ﷻ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَجَمَعَكُمُ اللهُ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بِي؟ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُوْلُوْنَ جِئْتَنَا خَائِفًا فَآمَنَّاكَ، وَطَرِيْدًا فَآوَيْنَاكَ، وَمَخْذُوْلًا فَنَصَرْنَاكَ. فَقَالُوْا: بَلْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمَنُّ بِهِ عَلَيْنَا وَلِرَسُوْلِهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ انصار! کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم راہِ راست سے بھٹکے ہوئے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں جمع فرما دیا؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم باہم (جانی) دشمن تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہارے دلوں میں محبت و الفت پیدا فرما دی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ ہمارے پاس حالتِ خوف میں تشریف لائے، پس ہم نے آپ کو امان دی، اور آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب آپ کی قوم نے آپ کو ملک بدر کر دیا تو ہم نے آپ کو پناہ دی، اور آپ ہمارے پاس حالتِ شکست میں تشریف لائے، تو ہم نے آپ کی مدد و نصرت کی۔ انہوں نے عرض کیا: (یہ آپ پر ہمارا کوئی احسان نہیں) بلکہ (آپ کا ہمارے پاس تشریف لانا) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر احسان ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے طویل روایت میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام نسائی، احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

--------- ١٥٧٤/٤، الرقم: ٤٠٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: إعطاء المؤلفة لقلوبهم على الإسلام، ٧٣٨/٢، الرقم: ١٠٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٩١/٥، الرقم: ٨٣٤٧، وفي فضائل الصحابة، ٧٢/١، الرقم: ٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٤/٣، الرقم: ١٢٠٤٠، وفي فضائل الصحابة، ٨٠٠/٢، الرقم: ١٤٣٥، وابن حبان في الثقات، ٨١/٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٥١/٨۔

٧. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا، هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِيءٌ عَلَى أَرِيْكَتِهِ فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی، وہ اپنی مسہری پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوا کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (ہی کافی ہے)، ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے، جبکہ (خبردار جان لو!) رسول اللہ ﷺ کا کسی شے کو حرام قرار دینا بھی اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دینے کی طرح ہی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد، دارمی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٨. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحَى

:٧ أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي ﷺ، ٥/٣٨، الرقم: ٢٦٦٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ١/٦، الرقم: ١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٢، الرقم: ١٧٢٣٣، والدارمي في السنن، ١/١٥٣، الرقم: ٥٨٦، والدارقطني في السنن، ٤/٢٨٦۔ ٢٨٧، الرقم:٥٨، ٦٣، والحاكم في المستدرك، ١/١٩١، الرقم: ٣١۔

:٨ أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٤٧، الرقم: ٣٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٨٣، والقاضي عياض في الشفاء، ١/٤٠٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٣٧، والحلبي في السيرة الحلبية، ٢/١٠٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/١٩٧۔

إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه. فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقه ابن حبان، ورواه الطحاوي في مشكل الآثار (٢/٩، ٤/٣٨٨۔ ٣٨٩) وللحديث طرق أخرى عن أسماء عن أبي هريرة وعلي ابن أبي طالب وأبي سعيد الخدري رضي الله عنهم۔

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي وعبيد الله بن عبد الله الحسكا المتوفى سنة (٤٧٠) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي في الخصائص الكبرى (٢/١٣٧): أخرجه ابن منده وابن شاهين والطبراني بأسانيد بعضها على شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (١/١٩٣): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث ۔ الآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي في شرح مسلم (١٢/٥٢): ذكر القاضي رضي الله عنه: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين...... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

ونقله عنه الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير (١/١٩٥) وحسّنه الحافظ أبو زرعة العراقي في تكملة كتاب والده ''طرح التثريب'' (٧/٢٧٤)۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اَلآثَارُ وَالأَقْوَالُ

١. قال أبوالحسين الوراق: علامة محبة الله تعالى متابعة حبيبه.

”حضرت ابو الحسین وراق رحمة الله عليه نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کی علامت اس کے رسول ﷺ کی اتباع ہے۔“

٢. سئل ذو النون المصري عن المحبّة - قال: أن تُحبَّ ما أحَبَّ اللهُ؛ وتبُغضَ ما أبغض اللهُ...... واتِّباع رسولِ الله ﷺ في الدِّين.

”حضرت ذو النون مصری رحمة الله عليه سے محبت کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ تو اس چیز سے محبت کرے جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، اور اس چیز کو ناپسند کرے جسے اللہ تعالیٰ نا پسند کرتا ہے...... اور دین کے معاملہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع و پیروی کرلے (تو یہ حقیقی محبت ہے)۔“

٣. قال ذو النون المصري: من علاماتِ المحبِّ لله، متابعةُ حبيبِ الله في أخلاقه، وأفعاله، أمره وسُننَهِ.

”حضرت ذو النون مصری رحمة الله عليه نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد ﷺ کے اخلاق، افعال اور آپ ﷺ کے حکم اور سنن میں اتباع و پیروی کرے۔“

٤. قال سفيان: المحبة اتباع الرسول عليه السلام، كأنه التفت إلى قوله تعالى: ﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [آل عمران، ٣:٣١].

١: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٩٩۔

٢: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفيه: ١٨۔

٣: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفيه: ٢١۔

٤: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٥٠٥۔

’’حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محبت اتباعِ رسول ﷺ کا نام ہے۔ گویا کہ انہوں نے اللہ ﷻ کے اس فرمان کی طرف اشارہ کیا: ’’(اے حبیب!) آپ فرما دیں: ’’اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي أَنَّ التَّمَسُّکَ بِالسُّنَّةِ هِيَ طَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مبارکہ کو مضبوطی سے تھامنا ہی اِطاعتِ رسول ﷺ ہے﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (آل عمران، ٣: ١٦٤)

”بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ○“

٢. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ○ (الأنفال، ٨: ٢٠)

”اے ایمان والو! تم اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اس سے رُوگردانی مت کرو حالانکہ تم سن رہے ہو ○“

٣. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا ○ (الأحزاب، ٣٣: ٢١)

”فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے ○“

۴. وَمَآ اٰتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج وَاتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o (الحشر، ۵۹ : ۷)

’’اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی رسول ﷺ کی تقسیم و عطا پر کبھی زبانِ طعن نہ کھولو)، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَؤُوْا الْقُرْآنَ، وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: (وحی الٰہی کی) امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ سو انہوں نے قرآن کریم پڑھا اور سنت سیکھی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ

۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ۶/۲۶۵۵، الرقم: ۶۸۴۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب، وعرض الفتن على القلوب، ۱/۱۲۶، الرقم: ۱۴۳، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في رفع الأمانة، ۴/۴۷۴، الرقم: ۲۱۷۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۸۳، الرقم: ۲۳۳۰۳۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ۶/۲۶۵۵، الرقم: ۶۸۵۱، وابن حبان في الصحيح، ۱/۱۹۶، الرقم: ۱۷، والحاكم في المستدرك، ۱/۱۲۲، الرقم: ۱۸۲، ۴/۲۷۵، الرقم: ۸۶۲۶، وقال: صحيح الإسناد، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۶۱، الرقم: ۸۷۱۳۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

عَصَانِي فَقَدْ أَبَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس نے انکار کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ ِللهِ وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے مجھ سے حدیث سنی، اسے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا اور اسے اچھی طرح یاد کر لیا اور پھر اسے آگے پہنچا دیا۔ کئی حاملینِ فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا: اول خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنا، دوسرا مسلمان حکمرانوں کی بھلائی چاہنا اور تیسرا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنا کیونکہ (مسلمانوں کی) دعا ان کے پیچھے ہوتی ہے۔“ اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٣٤/٥، الرقم: ٢٦٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: المناسك، باب: الخطبة يوم النحر، ١٠١٥/٢، الرقم: ٣٠٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨٠/٤، والدارمي في السنن، ٨٧/١، الرقم: ٢٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٣٣/٥، ٢٣٤، الرقم: ٥١٧٩۔

٤: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: القدر، باب: النهي عن القول بالقدر، ٨٩٩/٢، الرقم: ١٥٩٤، والحاكم في المستدرك، ١٧٢/١، الرقم: ٣١٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٣٣١/٢٤، الرقم: ١٢٨، والواسطي في تاريخ واسط، ٥٠/١۔

تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

’’امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت۔‘‘

اس حدیث کو امام مالک نے، اور امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی شے چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔‘‘

٦. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ

٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٧١، الرقم: ٣١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١١٤، وفي الاعتقاد، ١/٢٢٨، والمروزي في السنة، ١/٢٦، الرقم: ٦٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤١، الرقم: ٦٦، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٢١، وابن حزم في الأحكام، ٦/٢٤٣، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٢٠٦، وابن هشام في السيرة النبوية، ٦/١٠۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥/٤٤، الرقم: ٢٦٧٦، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في لزوم السنة، ٤/٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ١/١٥، الرقم: ٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٦، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٨، الرقم: ٥، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٤، الرقم: ٣٢٩، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٤٦، الرقم: ٦١٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع ہونے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں پرہیز گاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے لہٰذا تم میں سے جو یہ زمانہ پائے تو وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑے، تم لوگ (میری سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا (یعنی اس پر سختی سے کاربند رہنا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

وفي رواية لأبي نعيم: عَنِ ابْنِ فَارِسٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مِثْلَهُ، وَقَالَ:

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣١٥، الرقم: ٥٤١٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٢٠٠، والديلمي عن ابن عباس رضي الله عنهما في مسند الفردوس، ٤/١٩٨، الرقم: ٦٦٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤١، الرقم: ٦٥، وقال: رواه ــ

لَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری سنت کو اس وقت مضبوطی سے تھامے رکھنے والے کے لئے جبکہ میری امت فساد میں مبتلا ہوگی شہید کے برابر ثواب ہے۔

’’اور امام ابونعیم کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن فارس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی اور اس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔‘‘

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَيَأْتِيْكُمْ عَنِّي أَحَادِيْثُ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا جَاءَكُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَمَا جَاءَكُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس میری طرف (منسوب شدہ) مختلف احادیث پہنچیں گی، سو جو تمہارے پاس قرآن پاک اور میری سنت کے موافق پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے (ہی) ہے اور جو تمہارے پاس قرآن پاک اور میری سنت سے متصادم قول پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنِ ابْنِ عَوْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي: هَذِهِ السُّنَّةُ أَنْ

-------- الطبراني بإسناد لا بأس به، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۱۷۲، وقال: رجاله ثقات، وابن عدي عن ابن عباس رضي الله عنهما في الكامل، ۲/۳۲۷، الرقم: ٤٦۰، وقال: وأرجو أنه لا بأس به، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۲/۲۷۰، والعسقلاني في لسان الميزان، ۲/۲٤٦، الرقم: ۱۰۳۳، والسيوطي في مفتاح الجنة، ۱/۱۳۔

۸: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۲۱، الرقم: ۳٤٥٦، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية، ۱/٤۳۰، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۳/۳۱٥، والسيوطي في مفتاح الجنة، ۱/۲۳، وابن عدي في الكامل، ٤/٦٩۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/۲٦٥٤، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۲/۹٦، الرقم: ۱۳۲، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۱/٦۱، الرقم: ۳٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

يَتعلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنهَا، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتفَهَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا عَنهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تین چیزیں میں اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے پسند کرتا ہوں: ایک یہ کہ وہ اِس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق پوچھیں، تیسرا یہ کہ بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش رہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢. قال سهل بن عبد الله: علامة حب الله حب القرآن، وعلامة حب القرآن حب النبي ﷺ، وعلامة حب النبي ﷺ حب السنّة.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل سے محبت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے محبت کرے اور قرآن سے محبت کرنے کا معنی یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرے اور آپ ﷺ سے محبت کرنے کی پہچان یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سنت سے محبت کرے۔‘‘

٣. قال الجُنَيدُ: الطرقُ كلُّها مسدودةٌ على الخَلق، إلا من اقتضى أَثَر الرَّسول ﷺ، واتَّبع سُنَّتَه، ولَزِم طريقتَه؛ فإن طُرُق الخيراتِ كلّها مفتوحةٌ عليه.

’’حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مخلوق پر تمام راستے بند ہیں سوائے اس راستے کے جو رسول اکرم ﷺ کا ہے۔ آپ ﷺ کے راستے کی پیروی کر اور آپ کی سنت کی پابندی کر نتیجتاً تم پر خیر کے تمام راستے کھل جائیں گے۔‘‘

٤. قال الجنيد: مذهبنا مقيد بالكتاب والسنة. فمن لم يقرأ القرآن، ويكتب الحديث، لا يُقتدى به في طريقنا.

٢: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٠٣۔

٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٥٩۔

٤: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٣١۔

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہمارا مذہب (مراد صوفیا کا مسلک) کتاب و سنت کا پابند ہے، پس جو شخص قرآن نہیں پڑھتا اور حدیث نہیں لکھتا (یعنی قرآن وحدیث کی درس و تدریس نہیں کرتا)، اس کی ہمارے طریق میں اقتداء نہیں کی جاتی۔‘‘

٥. قال الجنيد البغدادي: الطرق كلها مسدودة على الخلق، إلا على من اقتفى أثر الرسول ﷺ.

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مخلوق پر تمام راستے بند ہیں سوائے اس شخص کے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے نقشِ قدم پر چلا۔‘‘

٦. قال الجنيد البغدادي: علمنا هذا مشيد بحديث رسول الله ﷺ.

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہمارا یہ علم (علم تصوف) حدیث رسول اللہ ﷺ کی بدولت مضبوط و مستحکم ہے۔‘‘

٧. قال الشافعي: ليس في سنة رسول الله إلا اتباعها.

’’امام شافعی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ سنت رسول پر عمل کیا جائے۔‘‘

٨. قال الشافعي رَحِمَهُ الله: أجمع المسلمون على أن من استبانت له سنة رسول الله ﷺ لم يحل له أن يَدَعهَا لقول أحد.

’’حضرت شافعی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت ظاہر ہو جائے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس سنت کو کسی کے قول کی بنا پر چھوڑ دے۔‘‘

٩. قال الحارث المحاسبي رَحِمَهُ الله: من صحح باطنه بالمراقبة والإخلاص

www.MinhajBooks.com

٥: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٧٥۔

٦: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٧٥۔

٧: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ: ٤٨٧۔

٨: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٢٤٧۔

٩: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١١٣۔

زين الله تعالى ظاهره بالمجاهدة و اتباع السنة.

”حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس نے اپنے باطن کو خوفِ خدا اور اخلاص کے ساتھ درست کیا اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ اور سنت کی پیروی کے ساتھ زینت بخشتا ہے۔“

١٠. قال محمدُ بنُ الفَضْلِ: أَعرَفُ الناس بالله أشدُّهم مُجاهدة في أوامِرِه، وأَتبَعهم لِسُنَّة نبيه ﷺ.

”حضرت محمد بن فضل رَحِمَهُ الله نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا عارف باللہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اوامر میں سب سے زیادہ مجاہدہ کرنے والا اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کی سب سے زیادہ اتباع کرنے والا ہو۔“

١١. قال أبو العباس بن عطاء: من ألزم نفسه آداب السُّنة نوَّر الله قلبه بنور المعرفة؛ ولا مقام أشرف من مقام متابعة الحبيب، ، في أوامره وأفعاله وأخلاقه، و التأدب بآدابه قولاً وفعلاً، وعزماً وعقداً ونيةً.

”حضرت ابو العباس بن عطاء رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس نے اپنے نفس کے لئے سنت نبویہ ﷺ کے آداب لازم کر لئے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نورِ معرفت سے منور فرمائے گا۔ اور محبوب حقیقی کی اتباع سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں۔ اس کے ارشادات میں اتباع، اس کے افعال و اخلاق میں اتباع اور اپنے قول و فعل، ارادے، عقیدے اور نیت میں اس کے آداب کی پیروی کرنا لازم ہے۔“

١٢. قال سهل: الحبُّ: مُعانَقَةُ الطَّاعةِ ومُبايَنةُ الْمُخالَفَةِ.

”حضرت سہل رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: محبت یہ ہے کہ تو اطاعت گزاری پر قائم رہے اور (محبوب کی) مخالفت سے دور رہے۔“

١٣. قال القاضي عياض: اعلم أن من أحب شيئاً آثره وآثر موافقته، وإلا لم

١٠: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢١٤ـ

١١: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٦٥ـ

١٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٢١ـ

١٣: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٤٩٩ـ

يكن صادقاً في حبه، وكان مدعياً. فالصادق في حب النبي ﷺ من تظهر علامة ذلک عليه، وأولها: الاقتداء به، واستعمال سنته، واتباع أقواله وأفعاله وامتثال أوامره، واجتناب نواهيه، والتأدب بآدابه في عسره ويسره، ومنشطه ومكرهه، وشاهد هذا قوله تعالى ﴿قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِى يُحۡبِبۡكُمُ اللهُ﴾ [آل عمران، ۳: ۳۱].

’’قاضی عیاض رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں: اس بات کو خوب جان لو کہ جو شخص جس کی محبت رکھتا ہے وہ اس کو اختیار کر لیتا ہے اور اسی کی موافقت کرتا ہے بصورت دیگر وہ اس کی محبت میں سچا نہیں جس کی وہ محبت کا دھرم بھرتا ہے۔ لہٰذا حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت میں صرف وہ سچا ہے جس پر اس کی علامتیں ظاہر ہوں۔ محبت کی پہلی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی پیروی کرے اور آپ ﷺ کی سنت کا عامل ہو۔ آپ ﷺ کے افعال واقوال کی اتباع کرے، آپ ﷺ کے حکم کو بجا لائے اور ممنوع اُمور سے اجتناب کرے، تنگی وفراخی، خوشی وغمی ہر حال میں آپ ﷺ کے آداب سے موعظت ونصیحت حاصل کرے۔ اس علامت کی حجت و دلیل اس آیت کریمہ میں ہے کہ: ’’(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا۔‘‘

۱۴. قال الإمام القسطلاني: ولا يحبک إلا إذا اتبعت حبيبه ظاهراً وباطناً، وصدقته خبراً، وأطعته أمراً، وأجبته دعوة، وآثرته طوعاً، وفنيت عن حكم غيره بحكمه، وعن محبة غيره من الخلق وعن طاعة غيره بطاعته، وإن لم تكن كذلک فلا تتعن، فلست بشيء.

’’امام قسطلانیؒ بیان کرتے ہیں کہ اللہ ﷻ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر جب تم ظاہری و باطنی طور پر اس کے محبوب ﷺ کی اتباع کرو۔ ان کی خبر کی تصدیق کرو۔ ان کا حکم مانو، ان کی دعوت قبول کرو اور خوشی خوشی اسے ترجیح دو۔ ان کے حکم کے مقابلے میں ان کے غیر کے حکم سے، ان کی محبت میں غیر کی محبت اور ان کی اطاعت میں غیر کی اطاعت کے مقابلہ میں اپنے آپ کو فنا کر دو، اگر ایسا نہ ہو تو پھر

۱۴: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ۲/ ۴۹۱۔

تھکاوٹ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ (بغیر اطاعت مصطفیٰ کے) تم کسی راہ پر نہیں ہو۔‘‘

١٥. قال الإمام القسطلاني: فاتباع هذا النبي الكريم حياة القلوب، ونور البصائر، وشفاء الصدور، ورياض النفوس، ولذة الأرواح، وأنس المستوحشين، ودليل المتحيرين. وقال أيضاً من علامات محبته ﷺ محبة سنته، وقراءة حديثه، فإن من دخلت حلاوة الإيمان في قلبه إذا سمع كلمة من كلام الله تعالى، أو من حديث رسول الله ﷺ تشربتها روحه وقلبه ونفسه

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع دلوں کی حیات، بصیرتوں کا نور، دلوں کی شفاء، نفسوں کے باغات، ارواح کی لذت، وحشت زدہ لوگوں کا اُنس اور حیران لوگوں کی رہنما ہے۔ امام قسطلانی مزید بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سنت پر عمل اور آپ ﷺ کی حدیث مبارک پڑھنے کی چاہت ہو، بے شک جس آدمی کے دل میں ایمان کی چاشنی داخل ہو جب وہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں سے کوئی کلمہ یا کوئی حدیث رسول ﷺ سنتا ہے تو وہ اس کی روح، دل اور نفس میں جاگزیں ہوجاتا ہے۔‘‘

١٥: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/ ٤٩٣، ٤٩٩.

فَصْلٌ فِي كَيْفِيَّاتِ الصَّحَابَةِ فِي اتِّبَاعِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿اِطاعتِ رسول ﷺ میں صحابہ کے بعض ایمان افروز واقعات﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا ج فَاَنْزَلَ اللهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ط وَكَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا ط وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (التوبة، ۹: ۴۰)

’’اگر تم ان کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی غلبہ اسلام کی جدوجہد میں) مدد نہ کرو گے (تو کیا ہوا) سو بے شک اللہ نے ان کو (اس وقت بھی) مدد سے نوازا تھا جب کافروں نے انہیں (وطنِ مکہ سے) نکال دیا تھا درآنحالیکہ وہ دو (ہجرت کرنے والوں) میں سے دوسرے تھے جب کہ دونوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) غارِ (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے فرما رہے تھے غمزدہ نہ ہو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے ان پر اپنی تسکین نازل فرما دی اور انہیں (فرشتوں کے) ایسے لشکروں کے ذریعہ قوت بخشی جنہیں تم نہ دیکھ سکے اور اس نے کافروں کی بات کو پست و فروتر کر دیا، اور اللہ کا فرمان تو (ہمیشہ) بلند و بالا ہی ہے، اور اللہ غالب، حکمت والا ہے○‘‘

٢. وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبة، ۹: ۱۰۰)

’’اور مہاجرین اور ان کے مددگار (انصار) میں سے سبقت لے جانے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے اور درجۂ احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے، اللہ ان (سب) سے راضی ہوگیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہوگئے اور اس نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں

بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہےo‘‘

۳۔ لَقَدْ تَّابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُo (التوبة، ۹: ۱۱۷، ۱۱۸)

’’یقیناً اللہ نے نبی (معظم ﷺ) پر رحمت سے توجہ فرمائی اور ان مہاجرین اور انصار پر (بھی) جنہوں نے (غزوۂ تبوک کی) مشکل گھڑی میں (بھی) آپ (ﷺ) کی پیروی کی اس (صورتِ حال) کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جاتے، پھر وہ ان پر لطف و رحمت سے متوجہ ہوا، بے شک وہ ان پر نہایت شفیق، نہایت مہربان ہےo اور ان تینوں شخصوں پر (بھی نظرِ رحمت فرما دی) جن (کے فیصلہ) کو مؤخر کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود کشادگی کے ان پر تنگ ہوگئی اور (خود) ان کی جانیں (بھی) ان پر دوبھر ہوگئیں اور انہیں یقین ہوگیا کہ اللہ (کے عذاب) سے پناہ کا کوئی ٹھکانا نہیں بجز اس کی طرف (رجوع کے)، تب اللہ ان پر لطف و کرم سے مائل ہوا تاکہ وہ (بھی) توبہ و رجوع پر قائم رہیں، بے شک اللہ ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا، نہایت مہربان ہےo‘‘

۴۔ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ ؗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًاo مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًاo

(الأحزاب، ۳۳: ۲۲-۲۳)

’’اور جب اہلِ ایمان نے (کافروں کے) لشکر دیکھے تو بول اٹھے کہ یہ ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے سچ فرمایا ہے سو اس (منظر) سے ان کے ایمان اور اطاعت گزاری میں اضافہ ہی ہواo مومنوں میں سے (بہت سے) مَردوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا، پس ان میں سے کوئی (تو شہادت پا کر)

اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور ان میں سے کوئی (اپنی باری کا) انتظار کر رہا ہے، مگر انہوں نے (اپنے عہد میں) ذرا بھی تبدیلی نہیں کی٥‘‘

۵. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَکَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا يَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا٥

(الفتح، ۴۸: ۱۰)

’’(اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا٥‘‘

۶. لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا٥ (الفتح، ۴۸: ۱۸)

’’بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے آپ سے بیعت کررہے تھے، سو جو (جذبۂ صدق و وفا) ان کے دلوں میں تھا اللہ نے معلوم کرلیا تو اللہ نے ان (کے دلوں) پر خاص تسکین نازل فرمائی اور انہیں ایک بہت ہی قریب فتحِ (خیبر) کا انعام عطا کیا٥‘‘

۷. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ.

(الفتح، ۴۸: ۲۹)

’’محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔‘‘

۸. لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ٥ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (الحشر، ٥٩: ٨-١٠)

”(مذکورہ بالا مالِ فَے) نادار مہاجرین کے لیے (بھی) ہے جو اپنے گھروں اور اپنے اموال (اور جائیدادوں) سے باہر نکال دیے گئے ہیں، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضاء و خوشنودی چاہتے ہیں اور (اپنے مال و وطن کی قربانی سے) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ ہی سچے مؤمن ہیں ○ (یہ مال اُن انصار کے لیے بھی ہے) جنہوں نے اُن (مہاجرین) سے پہلے ہی شہرِ (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنالیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں جو اِن کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید حاجت ہی ہو، اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ ہی بامراد و کامیاب ہیں ○ اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے ○“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بأفعال النّبي ﷺ، ٦/٢٦٦١، الرقم: ٦٨٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريك خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، ٣/١٦٥٥، الرقم: ٢٠٩١، والترمذي في السنن، كتاب: اللباس، باب: ما جاء في لبس الخاتم في اليمين، وقال: حديث ابن عمر حديث حسن صحيح، ٤/٢٢٧، الرقم:—

وَقَالَ: إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا لَا نَقُوْلُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَى عليه السلام: ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥: ٢٤]، وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَکَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: ﴿پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سو تم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں﴾۔‘‘ بلکہ آپ تشریف لے چلیں، ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کے اس جواب سے بہت خوشی و مسرت ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

.... ١٧٤١، وأبو داود في السنن، كتاب: الخاتم، باب: ما جاء في اتخاذ الخاتم، ٤/٨٨، الرقم: ٤٢١٨، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: طرح الخاتم وترك لبسه، ٨/١٩٥، الرقم: ٥٢٩٠، ٥٢٩٢، ومالك في الموطأ، ٢/٩٣٦، الرقم: ١٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٠، الرقم: ٥٢٤٩۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا هاهنا قاعدون، ٤/١٦٨٤، الرقم: ٤٣٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٣٣، الرقم: ١١١٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٤، الرقم: ١٨٠٧٣، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٥٥٥، الرقم: ٢٢٠، وقال: إسناده حسن۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُوْنَ أَنَا صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيءٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم وَكَانَ رَجُلًا فَارِسًا قَالَ: فَقَالَ: أَبْشِرْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، وَاللهِ، لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَى علیه السلام: ﴿اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥: ٢٤] وَلَكِنِ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَكُوْنَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ خَلْفِكَ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ. فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يُشْرِقُ لِذَلِكَ وَسَرَّهُ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اس منظر کا مالک ہونا میرے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہے (یعنی کاش اس وقت ان کی جگہ میں ہوتا) وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ ایک بہادر شخص تھے، انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کو خوشخبری ہو۔ خدا کی قسم! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ﴿پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سو تم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔﴾ لیکن اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے ہم (جہاد میں) آپ کے سامنے، دائیں طرف اور بائیں طرف اور آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرما دے، پس میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ اقدس دیکھا کہ وہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی اس بات نے بہت خوش کیا۔‘‘

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: قول الله تعالى: إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين الخ، ٤/١٤٥٦، الرقم: ٣٧٣٦ وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٧، الرقم: ٤٣٧٦، والبزار في المسند، ٤/٢٨٥، الرقم: ١٤٥٥، ١/٣٨٩، الرقم: ٣٦٩٨، ٤٠٧٠، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٩٢، الرقم: ٥٤٨٦، والطبراني في المعجم الكبير بإسناد جيد، ١٧/١٢٤، الرقم: ٣٠٦، والشاشي في المسند، ٢/١٩٧، الرقم: ٧٦٦ وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٥٥٦، الرقم: ٢٢١، وإسناده صحيح۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت مِسوَر بن مَخْرَمَہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعابِ دہن پھینکتے ہیں تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد و المصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط في القرض، ٢/٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢٠۔

طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘

اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ فَقَالَ: وَاللهِ، لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ. وَاللهِ، لَوْ مَنَعُوْنِي عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا. قَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: فَوَاللهِ، مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں بعض قبائل مرتد ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ کہیں: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ جس نے یہ کہہ لیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچا لی مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ لے گا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میں ان سے لڑوں گا جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے رسی بھی روکی جو رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو میں اس روکنے پر ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے کہا: خدا کی قسم، بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ٢/٥٠٧، الرقم: ١٣٣٥، وفي كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: قتل من أبى قبول الفرائض وما نسبوا إلى الردة، ٦/٢٥٣٨، الرقم: ٦٥٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الأمر بقتال الناس حتى يقول لا إله إلا الله، ١/٥١، الرقم: ٢٠، والترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله، ٥/٣، الرقم: ٢٦٠٧، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: مانع الزكاة، ٥/١٤، الرقم: ٢٤٤٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، ٢/٩٣، الرقم: ١٥٥٦۔

نے ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا پس میں نے جان لیا کہ آپ حق پر ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ وَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ، فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، خُذْ خَاتَمَكَ، انْتَفِعْ بِهِ. قَالَ: وَاللهِ، لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ ﷺ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں لینے کا قصد کرتا ہے! رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: جاؤ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور (اسے فروخت کر کے ہی) نفع حاصل کر لو، اس نے کہا: خدا کی قسم! جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو اس کو میں کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔‘‘

اسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ:

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، ٣/١٦٥٥، الرقم: ٢٠٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١/١٩٢، الرقم: ١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٢٤، الرقم: ٤٠١٤، وفي شعب الإيمان، ٥/١٩٥، الرقم: ٦٣٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤١٤، الرقم: ١٢١٧٥، وأبو عوانة في المسند، ٥/٢٥١، الرقم: ٨٦١٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٧٣، الرقم: ٣١٢٩۔

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥٧، الرقم: ١٣٧٢٩، ٣/٢١٩۔٢٢٠، الرقم: ١٣٣٢٠۔ ١٣٣٢١، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٨٣، الرقم: ٦٧٦٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٠/١٥٩، ٢٠/٢٥٠، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٢/١٢٤، والمزي في تهذيب الكمال، ١٠/٢٨٠، والشوكاني في نيل الأوطار، ٨/٤٥۔

فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ رضی الله عنه فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ رضی الله عنه فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی الله عنه فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ابوسفیان کے تجارتی قافلہ کی آمد کا پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہم لوگوں (یعنی انصار) سے رائے لینا چاہتے ہیں؟ تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دیں تو ہم سمندر میں ڈال کر رہیں گے اور اگر آپ حکم دیں کہ ہم اپنی اونٹنیوں کے سینے برک الغماد پہاڑ سے جا ٹکرائیں تو ہم ایسا ضرور کر کے رہیں گے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خوش ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) لوگوں کو دعوتِ (جہاد) دی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَفْعَلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ میں شُرَحْبِیل بن سِمط کے ساتھ سترہ یا اٹھارہ میل

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: صلاة المسافرين وقصرها، ١/٤٨١، الرقم: ٦٩٢، والنسائي في السنن، كتاب: تقصير الصلاة في السفر، ٣/١١٨، الرقم: ١٤٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩، الرقم: ١٩٨، والبزار في المسند، ١/٤٤٧، الرقم: ٣١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٤٦، الرقم: ٥٢٣٢۔

کی مسافت پر ایک بستی میں گیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی، میں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ذو الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی، میں نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا میں وہی کرتا ہوں جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَکْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ ﷺ: يَا أَبَا بَکْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا: اگر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکا تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا: میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔‘‘

۹: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبي بکر وعمر رضي الله عنهما کليهما، ٦/٦١٤، الرقم: ٣٦٧٥، وأبو داود في السنن، کتاب: الزکاة، باب: الرخصة في ذالك، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمي في السنن، ١/٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، والحاکم في المستدرك، ١/٥٧٤، الرقم: ١٥١٠۔

اس حدیث کو امام ترمذی، اور ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما يَقُوْلَانِ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -- ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ -- ثُمَّ أَكَبَّ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهُ: اُدْخُلْ بِسَلَامٍ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!) تین دفعہ فرمانے کے بعد چہرہ اقدس کے بل جا گرے (یعنی سجدہ ریز ہوگئے)، ہم میں سے بھی ہر شخص منہ کے بل گر کر رونے لگا۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ نے حلف کیوں اُٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے سرِ انور اٹھایا تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر رونق تھی اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی بڑھ کر پسندیدہ تھے۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: جو شخص پانچ نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا با سلامت داخل ہو جاؤ۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا

١٠: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ٥/٨، الرقم: ٢٤٣٨، وفي السنن الكبرى، ٢/٥، الرقم: ٢٢١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٩٩، الرقم: ١١٠٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٧٠۔

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند ٢/١٣١، الرقم: ٦١٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٣، الرقم: ٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٤، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٦۔

كَانَ حِيْنَ رَاحَ رُحْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَى الإِمَامُ فَصَلَّي مَعَهُ الأُوْلَي وَالْعَصْرَ، ثُمَّ وَقَفَ وَأَنَا وَأَصْحَابٌ لِي حَتَّى أَفَاضَ الإِمَامُ فَأَفَضْنَا مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْمَضِيْقِ دُوْنَ الْمَأْزِمَيْنِ، فَأَنَاخَ وَأَنَخْنَا، وَنَحْنُ نَحْسَبُ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ غُلَامُهُ الَّذِي يُمْسِکُ رَاحِلَتَهُ: إِنَّهُ لَيْسَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا انْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَكَانِ قَضَى حَاجَتَهُ فَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں میدانِ عرفات میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا جب کسی عمل کا وقت ہوتا، وہ جو کرتے میں بھی ان کے ساتھ وہی کرتا حتی کہ امام آ گیا تو انہوں نے نمازِ ظہر و عصر اس کے ساتھ پڑھی پھر انہوں نے، میں نے اور میرے ساتھیوں نے وقوف کیا۔ یہاں تک کہ امام عرفات سے لوٹا تو ہم بھی لوٹے جب ’’مازمین‘‘ (ایک جگہ کا نام) کے قریب ایک گھاٹی میں پہنچے تو انہوں نے اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھایا۔ ہم نے بھی اپنے اونٹ بٹھا دیئے ہمارا خیال تھا کہ آپ نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے غلام نے جوان کی سواری پکڑا کرتا تھا۔ بتایا کہ آپ (اس جگہ) نماز نہیں پڑھنا چاہ رہے بلکہ اس نے کہا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ پہنچے تھے تو آپ ﷺ نے یہاں اپنا کوئی معاملہ انجام دیا تھا تو (اسی وجہ سے اتباع رسول ﷺ میں) آپ بھی پسند کرتے ہیں کہ یہاں اپنا کوئی معاملہ انجام دیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث میں حجت ہیں۔

١٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَنَحْنُ فِي الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَزِعًا فَقُمْتُ فِي أَثَرِهِ فَإِذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ فَقَالَ: هَذَا جِبْرِيْلُ يَأْمُرُنِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَى بَنِي

١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٧، الرقم: ٤٣٣٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٦٩، الرقم: ٩٧٣٧، وفي تفسير القرآن العظيم، ١/٨٥، وأبو نعيم في دلائل النبوة: ٥٠٥، الرقم: ٤٣٦۔

قُرِيْظَةَ فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتُمُ السَّلَاحَ لَكِنَّا لَمْ نَضَعْ قَدْ طَلَبْنَا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى بَلَغْنَا حُمْرَاءَ الْأَسَدِ وَذٰلِکَ حِيْنَ رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تُصَلُّوْا صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتَّى تَأْتُوْا بَنِي قُرَيْظَةَ فَغَرَبَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَأْتُوْهُمْ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُرِدْ أَنْ يَدَعُوا الصَّلَاةَ فَصَلُّوْا. فَقَالَتْ طَائِفَةٌ: إِنَّا لَفِي عَزِيْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا عَلَيْنَا مِنْ إِثْمٍ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَتَرَكَتْ طَائِفَةٌ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَلَمْ يَعِبِ النَّبِيُّ ﷺ أَحَدًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تھے، پس اہل بیت کے کسی شخص نے ہمیں سلام کیا جبکہ ہم گھر میں تھے، تو حضور نبی اکرم ﷺ حالتِ خوف میں کھڑے ہوئے، تو میں بھی آپ کے پیچھے اٹھ کھڑی ہوئی، کیا دیکھتے ہیں کہ دحیہ کلبی موجود ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل ہے، مجھے کہہ رہا ہے کہ میں بنوقریظہ کی طرف جاؤں، جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: آپ ﷺ نے اسلحہ رکھ دیا ہے لیکن ہم نے نہیں رکھا۔ ہم نے مشرکین کو (جنگ) کے لئے پکارا ہے، یہاں تک کہ جب ہم حمراء الاسد کے مقام پر پہنچے، اور یہ اس وقت کا واقع ہے جب حضور نبی اکرم ﷺ خندق سے واپس لوٹے تھے، پس حضور نبی اکرم ﷺ حالتِ خوف میں کھڑے ہوئے، اور اپنے صحابہ سے فرمایا: میں نے تمہارے لئے ارادہ کیا ہے کہ تم اس وقت تک نماز عصر نہ پڑھو جب تک کہ بنو قریظہ کے پاس نہ پہنچ جاؤ۔ پس سورج غروب ہوگیا قبل اس کے کہ وہ بنو قریظہ کے پاس پہنچتے۔ مسلمانوں کے ایک گروہ نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ نہیں چاہا کہ وہ نماز چھوڑ دیں، پس انہوں نے نماز ادا کر لی۔ اور ایک گروہ نے کہا کہ بے شک ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی (اختیار فرمائی ہوئی) راہِ عزیمت میں ہیں، اس لئے ہم پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ پس ایک گروہ نے ایمان و ثواب کی نیت سے نماز پڑھ لی اور دوسرے گروہ نے ایمان و ثواب کی نیت سے نماز ترک کر دی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کو گروہ بھی کو معیوب نہ جانا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور مستدرک نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَقَدْ كَانَ النَّاسُ انْهَزَمُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى بَعْضُهُمْ دُوْنَ الْأَعْرَاضِ إِلَى جَبَلٍ بِنَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَدْ كَانَ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْتَقَى هُوَ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَلَمَّا اسْتَعْلَاهُ حَنْظَلَةُ رَآهُ شَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَعَلَاهُ شَدَّادٌ بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهُ وَكَادَ يَقْتُلُ أَبَا سُفْيَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ حَنْظَلَةَ تَغْسِلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَسَلُوْا صَاحِبَتَهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَذَاكَ قَدْ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جبکہ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ سے دور جا چکے تھے، یہاں تک کہ بعض لوگ مدینہ کی ایک طرف ایک پہاڑ کے پاس بغیر ساز و سامان کے پہنچ گئے تھے۔ پھر وہ واپس حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لوٹ آئے۔ اسی دوران حضرت حنظلہ بن ابی عامر کا سامنا ابو سفیان بن حرب سے ہوگیا پس جب حضرت حنظلہ اس پر حملہ آور ہو رہے تھے، شداد بن اسود نے انہیں دیکھ لیا، اور ان پر تلوار کے ساتھ حملہ آور ہو کر انہیں شہید کر دیا، اور اس وقت آپ ابو سفیان کو قتل کرنے ہی والے تھے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارا دوست حنظلہ ہے جسے ملائکہ غسل دے رہے ہیں، پس اس کی اہلیہ سے اس کی وجہ پوچھو۔ (صحابہ کے پوچھنے پر) آپ کی اہلیہ نے کہا کہ جب انہوں (حضرت حنظلہ) نے جنگ کی پکار سنی اس وقت آپ جنبی تھے (اور آپ بغیر نہائے فوراً دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہو گئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا، یہی وجہ ہے کہ ملائکہ نے انہیں غسل دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۱۳: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱۵/۴۹۵، الرقم: ۷۰۲۵، والحاكم في المستدرك، ۳/۲۲۵، الرقم: ۴۹۱۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۱۵، الرقم: ۶۶۰۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۳۵۷، وابن الأثير في أسد الغابة، ۲/۸۶، وابن حجر العسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ۲/۱۳۷، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۶۱۰۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّکَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ. وفي رواية: قَالَ عُمَرُ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُکَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ کام ہے جسے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادا فرمایا ہے پس ہم نہیں چاہتے کہ اسے ترک کر دیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: کُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فِي سَفَرٍ فَمَرَّ بِمَکَانٍ، فَحَادَ

١: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: الحج، باب: ما ذُکر فی الحجر الأسود، ٢/٥٧٩، الرقم: ١٥٢٠، ١٥٢٨، ومسلم في الصحيح، کتاب: الحج، باب: استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ٢/٩٢٥، الرقم: ١٢٧٠، وأبو داود في السنن، کتاب: المناسک، باب: في تقبيل الحجر، ٢/١٧٥، الرقم: ١٨٧٣، والنسائي في السنن، کتاب: مناسك الحج، باب: کيف يقبل، ٥/٢٢٧، الرقم: ٢٩٣٨، وابن ماجه في السنن، باب: استلام الحجر، ٢/٩٨١، الرقم: ٢٩٤٣، ومالك في الموطأ، ١/٣٦٧، الرقم: ٨١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦، الرقم: ٩٩، والبزار في المسند، ١/٩٤٩، الرقم: ١٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢١٢، الرقم: ٢٧١١۔

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢، الرقم: ٤٨٧٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٣، الرقم: ٧٤، وقال: رواه أحمد والبزار بإسناد جيد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٤، وقال: رواه أحمد والبزار ورجاله موثقون، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٦، وفي شرحه علی سنن ابن ماجه، ١/٢، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/١٩٥۔

عَنْهُ، فَسُئِلَ لِمَ فَعَلْتَ ذَالِكَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ فَعَلَ هَذَا فَفَعَلْتُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی سفر میں تھے کہ وہ ایک جگہ کے قریب سے گزرے تو اس کے راستہ سے ہٹ کر چلے۔ پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ جواب دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ (آپ ﷺ اس راستہ سے گزرے تو) آپ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ اس لئے میں نے بھی ایسا کیا ہے۔‘‘

اسے امام احمد نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اس کی اسناد جیّد ہے۔

۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي شَجَرَةً بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَيَقِيْلُ تَحْتَهَا، وَيُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک درخت کے پاس آیا کرتے تو اس کے نیچے قیلولہ (دوپہر کو سونا، آرام کرنا) کیا کرتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ بھی (اس درخت کے نیچے) ایسا ہی کیا کرتے تھے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بزار نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا ہے۔

٤. رُئِيَ عبد الله بْن عُمَر يدير ناقته في مكان فسئل عنه، فقال: لا أدري إلا أني رأيت رسول الله ﷺ فعله، ففعلته.

۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٩٨، الرقم: ٣٩٦٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٣، الرقم: ٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٥، وقال: رواه البزار ورجاله موثقون، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ١/٢، وفي مفتاح الجنة، ١/٥٧، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/١٩٥۔

٤: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٤٨٩۔

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک مقام پر اپنی اونٹنی کو گھوماتے ہوئے دیکھا گیا تو آپ سے اس بابت پوچھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس مقام پر) ایسا کرتے دیکھا لہٰذا میں نے بھی ایسا کیا۔“

٥. عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: لبس عمر رضي الله عنه قميصًا جديدًا ثم دعاني بشفرة، فقال: مد يا بني، كم قميصي، والزق يديک بأطراف أصابعي، ثم اقطع ما فضل عنها، فقطعت من الكمين من جانبيه جميعًا، فصار فم الكم بعضه فوق بعض. فقلت له: يا أبته، لو سويته بالمقص؟ فقال: دعه يا بني، هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يفعل فما زال عليه حتى تقطع، وكان ربما رأيت الخيوط تساقط على قدمه.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئی قمیص زیب تن فرمائی۔ پھر مجھے چھری لانے کو فرمایا۔ پھر فرمایا: اے بیٹے! میری قمیص کی آستین کو اپنی طرف کھینچو اور میری انگلیوں کے پوروں تک آستینیں اپنے ہاتھ سے پکڑ کر زائد حصہ کاٹ دو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دونوں آستینوں کا بڑھا ہوا حصہ کاٹ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: ابا جان! اگر آپ فرمائیں تو میں قینچی کے ساتھ اس کو برابر کر دوں؟ فرمایا: چھوڑ و بیٹے! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یونہی دیکھا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے بعد وہ قمیص آپ کے بدن مبارک پر ہمیشہ رہی حتیٰ کہ چھوٹی پڑ گئی اور اکثر میں اس کے دھاگے آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں پر گرتے دیکھا کرتا تھا۔“

٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ٤٥۔